

# ادبیتا

## دورِ حرام

از

(جناب الم مظفر نگر ی)

عشق کا پیغام، پیغامِ خدا کا نام ہے  
 یہ ترا دیہم شاہی آفتابِ شام ہے  
 صبح منزل جس کو سمجھا، قریبِ شام ہے  
 زندگی شاید بقدرِ لطف دورِ حرام ہے  
 میرے دل میں موجزن وہ آتشِ نام ہے  
 سننے کانٹوں کی زبان پر بھی تو اک پیغام ہے  
 بزم میں جو ناشناس رسمِ دورِ حرام ہے  
 یہ پیغامِ آخری شاید انھیں کے نام ہے  
 میں تو سمجھا تھا خداک منزلِ آرام ہے  
 اے مسافرِ شام غربت بھی کبدا شام ہے  
 تیری اس محفل میں تو اذنِ دردِ حرام ہے

حسن کا ہر ایک جلوہ عشق کا پیغام ہے  
 نازمت کر دولتِ دنیا فنا انجام ہے  
 اے مسافرِ اک سو دو گرش ایام ہے  
 دل لرز جاتا ہے اے ساتی تغافل پر تھے  
 باغِ رضواں کی بہاریں جس کے شعلوں پر تھار  
 گل تو محمدِ استان موسمِ گل میں۔ مگر  
 احترامِ بادہ نوشی اس سے ممکن ہی نہیں  
 تزع میں بھگی سی آتی ہے مرہضِ عشق کو  
 ہے یہاں بھی آدمی پابندِ رسمِ امتحان  
 کر رہی ہے رہبری تاروں کی دھیمی روشنی  
 آکے شرمندہ ہوتے اے میر دیوانِ جرا

کتنا چمکا یا الم میرے زلالِ اشک نے

اب حرمِ افروز میرا جامہٴ احرام ہے